خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 16-جولائی 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 16 جولائی 1998ء 21 ربیع الاول 1419 ہجری 16 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 152

## توبہ کی قبولیت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

یَتُوبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ

جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب مایتقی من فتنۃ المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بودو باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے، اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرمادے، نہیں مارتا (یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے) میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کرکے غریب، بیکس ہو جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 2)

## جلسہ برطانیہ پر جانے والے احباب سے گذارش

○ مکرم عبدالباقی ارشد صاحب افسر جلسہ سالانہ برطانیہ نے مندرجہ ذیل اعلان بھجوایا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنے والے احباب سے ایک ضروری گذارش ہے کہ وہ روانہ ہونے سے پہلے اپنے ملک سے ہیلتھ انشورنس (جو ہر پہلو پر محیط ہو) کروا کر آئیں۔

یہاں کی نیشنل ہیلتھ سروس بیشتر ممالک کے باشندوں کو پوری سہولیات مہیا نہیں کرتی سوائے یورپین کمیونٹی اور چند ایک مشرقی یورپی ممالک کے۔

یہاں پر علاج بہت مہنگا ہے۔ ہسپتال میں رہنے کا صرف ایک دن کا خرچ تین صد پونڈ یا اس سے بھی زائد ہے۔

اسی طرح وہ احباب جو کسی بیماری کی وجہ سے باقاعدہ مستقل طور پر ادویات کا استعمال کرتے ہیں وہ پورے عرصہ کے لئے اپنی ادویات ساتھ لے کر آئیں۔ یہاں پر دوائیاں بھی بہت مہنگی ہیں۔ تاہم جلسہ سالانہ پر متعین ہمارے ڈاکٹر صاحبان ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔"

---

ہم ان کی یادوں کی کہکشاں سے سجائے رکھیں گے بام و در کو
انہی کے قدموں میں جان دیں گے یہی ہے اپنا مقام کہنا

---

## سچی توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہوتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ہمارے ملک میں عام طور پر لوگ توبہ صرف اس بات کا نام سمجھتے ہیں کہ زبان سے ایک دو دفعہ یہ فقرہ دہرا دیا جائے کہ میری توبہ۔ اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم ایسا کہہ دیں تو ہمارے سارے گناہ بخشے گئے۔ حالانکہ صرف منہ سے توبہ توبہ کہہ دینا اور اپنے اعمال میں کوئی تغیر پیدا نہ کرنا کسی انسان کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ توبہ درحقیقت تین باتوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اول زبان سے اپنے قصور کا اعتراف کرنا۔ دوم اپنی غلطی کے متعلق دل میں ندامت پیدا ہونا۔ سوم جو قصور کیا ہے اس کا عملاً ازالہ کرنا۔ گویا جس مقام پر انسان غلطی کرنے سے پہلے کھڑا ہوا اسی مقام پر وہ رجوع کرکے آجائے۔ اس قسم کی توبہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو انسانی روح میں واقع ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دل میں اپنے گناہوں سے شدید نفرت کا جذبہ پیدا ہونا۔ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور روحانیت کے حصول کی خواہش کا پیدا ہونا۔ اس کے دل کا اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے پگھل جانا۔ اس کی سفلی خواہشات پر ایک موت کا وارد ہو جانا ایسا ہی ہے جیسے اس نے اپنے آپ کو خدا کے لئے صلیب پر لٹکا لیا۔ اور اپنی پہلی زندگی پر موت وارد کرلی۔

توبہ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو پوری طرح خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے اور دل میں ندامت پیدا کرتے اور اپنے گناہ کو دور کرتے ہیں اور پھر یہیں تک بس نہیں کرتے بلکہ اصلحوا وہ دوسروں سے بھی عیوب دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا ان میں اتنا تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور انہیں بدیوں سے اتنا بغض ہو جاتا ہے کہ وہ صرف اپنی ہی اصلاح نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی بدیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں وبینوا اور نہ صرف اپنے گردوپیش کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ علی الاعلان دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ (دین حق) ہی سچا مذہب ہے اور اسی میں دنیا کی نجات ہے فرماتا ہے جب کوئی شخص ایسی توبہ کرتا ہے تو میں بھی فضل کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

توبہ کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے رجوع برحمت ہونے اور فضل نازل کرنے کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب بندے کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو اس کے معنی ندامت کا اظہار کرنے اور جرم کا اقرار کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھک جانے کے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اپنے جرم کا اقرار کرکے ندامت کا اظہار کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور دوسروں کی بھی اصلاح کریں اور (دین حق) پر پوری مضبوطی سے قائم ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کے قصور کو معاف کرکے میں پھر ان کو اس مقام پر لا کھڑا کرتا ہوں جہاں وہ پہلے ہوتے ہیں۔ اور پھر میں اپنے پرانے طریق پر ان کے لئے فضلوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہوں کیونکہ میں بڑا شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 311-310)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت<br>2-50 روپے |
|---|---|---|


محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

# عالمِ روحانی کے لعل وجواہر

## اہل اللہ کی شانِ استغناء

○ حضرت مسیح موعود کے عاشق صادق اور اول المبائعین حضرت مولانا حکیم حافظ نور الدین صاحب کی نسبت حضرت مفتی محمد صادق صاحب (بانی احمدیہ امریکہ مشن) کی چشم دید شہادت:-

"ریاست جموں کی ملازمت سے جب آپ علیحدہ ہوئے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں موجود تھا۔ کیونکہ میں بھی اس وقت جموں ہائی سکول میں ٹیچر تھا۔ ہزار پندرہ سو روپے ماہوار کی آپ کی آمدنی تھی۔ اور خرچ جو قریباً سارا ہی فی سبیل اللہ ہوتا تھا۔ وہ اس کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتا تھا۔ کبھی آپ کی عادت نہ تھی۔ کہ روپیہ پیسہ جمع رکھیں اس حالت میں ملازمت ریاست سے اچانک علیحدگی کے باوجود نہ آپ کے چہرہ پر کوئی ملال تھا۔ نہ اس کا کوئی احساس تھا۔ جیسا روزمرہ آپ درس تدریس میں بیماروں کو دیکھنے میں لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں اور اپنی کتب کے مطالعہ کرنے میں مصروف اپنی نشست گاہ میں کھلا دربار لگائے بیٹھے رہتے تھے۔ جہاں لوگ بے تکلف آتے جاتے رہتے تھے۔ ایسا ہی اس دن اور اس سے دوسرے دن جو تیاری سفر کا دن تھا۔ آپ حسب معمول بیٹھے رہے۔

**گویا علیحدگی ملازمت کا واقعہ ہوا ہی نہیں۔ یا ہوا ہے۔ تو روزمرہ کی باتوں میں سے ایک معمولی سی بات ہے"**

(حیات نور الدین صفحہ 150 ناشر ابو الفضل محمود صاحب قادیان)

## قادیان سے عدیم المثال عقیدت

○ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی حیات طیبہ کا نایاب ورق مدیر الحکم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے قلم سے:-

"امیر حبیب اللہ خان صاحب نے کابل میں ایک دار الترجمہ قائم کیا اور اس میں قابل اور ماہر فن لوگوں کے جمع کرنے کی کوشش کی حضرت مخدوم الملۃ" فارسی عربی انگریزی زبانوں میں ایسے ماہر تھے کہ اہل زبان اور قادر الکلام لوگوں کی طرح ان زبانوں پر حکومت رکھتے تھے ایام الصلح کا فارسی ترجمہ مخدوم الملۃ" کی قلم سے ہوا۔ اور آئینہ کمالات میں جو حصہ تبلیغ ہے اس کا فارسی ترجمہ بھی حضرت مخدوم الملۃ" نے کیا۔ غرض جب یہ دار الترجمہ قائم ہوا اور ہندوستان سے لائق آدمیوں کو جمع کرنے کا کام شروع ہوا تو حضرت مخدوم الملۃ" کو مترجم کی اسامی پیش کی گئی۔ اور ایک بیش قرار تنخواہ معاوضہ کے طور پر پیش ہوئی ایسے موقعہ پر ہر شخص کی قدرتی طور پر خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس عزت کی اسامی کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ دربار کابل میں اس سے رسوخ بڑھتا تھا اور ایک بیش قرار معاوضہ ملتا تھا کام محض علمی تھا جو خود ان کو پسند تھا۔ مگر کیا اس تحریک نے مخدوم الملۃ" کے دل پر کچھ بھی اثر کیا؟ ہرگز نہیں۔ فرمایا قادیان جو دولت ملتی ہے وہ دنیا کے کسی مقام پر آج نہیں پائی جاتی تیرہ سو برس کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کو ہم میں بھیجا اس کی پاک صحبت کو چھوڑ کر سونے چاندی کے سکّوں کے لئے نکل جانا مردار دنیا پر منہ مارنا ہے اور اعلیٰ کا ادنیٰ سے تبادلہ ہے۔

**خدا کی قسم اگر دنیا کی ساری دولت میرے قدموں پر لا کر ڈھیر کر دی جائے اور اس کے بدلہ میں قادیان سے مجھے الگ ہونے کی خواہش کی جاوے تو میں سونے چاندی کے اس ڈھیر پر مشاب ... نہ کروں۔"**

(الحکم 14۔ اگست 1923ء صفحہ 3)

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب کو موسم گرما میں بہت تکلیف محسوس ہوتی تھی اور سرد جگہ جانا پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ شیخ صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی (انسپکٹر مدارس ضلع شملہ) شملہ میں پہنچے تو آپ کو خیال ہوا کہ وہ کسی روز ضرور شملہ کی آب و ہوا کی تعریف کریں گے اور انہیں شملہ آنے کی پرزور تحریک بھی کریں گے لہٰذا قبل اس کے کہ ان کی طرف سے کوئی اشارہ ملتا آپ نے انہیں لکھا:-

"ہمارا یہ کہف دامن ہمیشہ سرسبز وشاداب رہے۔ ہمیں تمہارے پتھر کے پہاڑ کی کچھ ضرورت نہیں۔

(والسلام- خاکسار عبد الکریم- قادیان 14- اگست)

(ایضاً الحکم 14۔ اگست 1923ء صفحہ 3 کالم 1-2)

# اردو کلاس کی باتیں

مورخہ 98-7-11 کو نشر ہونے والی اردو کلاس 98-7-8 کو ریکارڈ ہوئی تھی۔ یہ حضور ایدہ اللہ کے دورہ امریکہ کے بعد لندن ورود مسعود کے موقعہ پر پہلی اردو کلاس تھی اس لئے بچوں نے حضور کا استقبال اہلاً و سہلاً و مرحبا - خوش آمدید پیارے حضور کے الفاظ دہرا کر کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ سب کو مبارکباد امریکہ میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں اردو کلاس نہیں دیکھی جاتی۔ کینیڈا سے آئے ہوئے احباب بھی اردو کلاس کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ اگلی نسلیں آپ کو دیکھ کر آپ کی تربیت میں بڑی ہو رہی ہیں۔

اس کے بعد ایک بچی کی آواز میں ریکارڈ شدہ حضور کا معروف کلام "پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اداس ہے" سنایا گیا۔ اس کا پس منظر بھی حضور نے بیان فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ربوہ سے ہجرت کے بعد مجھے مختلف مواقع پر ربوہ کے باسیوں نے خطوط لکھے جن میں اپنے جذبات کا اظہار ہوتا تھا کہ ہم اداس ہیں۔ آپ چلے گئے ہیں باغ اداس ہے ہر طرف اداسی چھائی ہوئی ہے ان جذبات کے جواب میں میں نے یہ کلام لکھا تھا۔ اس نظم کے چند شعر یہ ہیں۔

پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے
طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے

اک باغباں کی یاد میں سرو و سمن اداس
اہلِ چمن فسردہ ہیں گلشن اداس ہے

نرگس کی آنکھ نم ہے تو لالے کا داغ اداس
غنچے کا دل حزیں ہے تو سوسن اداس ہے

آزردہ گل بہت ہیں کہ کانٹے ہیں شاد کام
برقِ تپاں ہے خندہ زن خرمن اداس ہے

سینے پہ غم کا طور لئے پھر رہا ہے کیا
موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اداس ہے

★......★......★......★

98-7-12 کو نشر ہونے والی اردو کلاس 98-7-10 کی ریکارڈ شدہ تھی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبید اللہ علیم صاحب کی نظم ایک بچی کو پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور اس سے قبل فرمایا۔

"میں نے طرز خود بنا کر دی تھی تاکہ لوگ جو خواہ مخواہ فلمی گانوں کے پیچھے پڑتے ہیں ان کو پتہ چلے کہ ہم خود بنا سکتے ہیں طرزیں۔ اچھے کلام کی اچھی طرزیں ہم آپ بنا سکتے ہیں"۔

نظم کے چند شعر

تیرے پیار میں رسوا ہو کر جائیں کہاں دیوانے لوگ
جانے کیا کیا پوچھ رہے ہیں یہ جانے پہچانے لوگ

جیسے تمہیں ہم نے چاہا کون بھلا یوں چاہے گا
مانا اور بہت آئیں گے تم سے پیار جتانے لوگ

یوں گلیوں اور بازاروں میں آوارہ پھرتے رہتے ہیں
جیسے اس دنیا میں سبھی آئے ہوں عمر گنوانے لوگ

آگے پیچھے دائیں بائیں سائے سے لہراتے ہیں
دنیا بھی تو دشت بلا ہے ہم ہی نہیں دیوانے لوگ

کل ماتم بے قیمت ہوگا آج ان کی توقیر کرو
دیکھو خونِ جگر سے کیا کیا لکھتے ہیں افسانے لوگ

(مرتبہ- حافظ عبد الحلیم)

★......★......★......★

# خمیر سے خمیر لگتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"انسان کو انوار وبرکات سے حصہ نہیں مل سکتا جب تک وہ اسی طرح عمل نہ کرے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" اب اس آیت کو حضرت مسیح موعود (-) نے بار بار دہرایا ہے لیکن میں تو جب بھی اس کی تشریح پڑھتا ہوں اس میں نئے نکات دیکھتا ہوں۔ بظاہر ایک ہی جیسی بات ہو رہی ہے مگر کوئی نہ کوئی زاویہ ایسا ہے جس کی رو سے حضرت مسیح موعود (-) اس آیت کے اندر مخفی بعض دوسرے مضامین بھی بیان فرما جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں "بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے" اب یہ نئی بات ہے۔ سچوں کے ساتھ اس لئے ہو کہ تم خمیر کو دیکھو جب تک خمیر نہ ڈالا جائے دوسرے آٹے کو خمیر لگتا ہی نہیں۔ تم اس لئے سچوں کے ساتھ ہو کہ تمہیں ان کا خمیر لگ جائے اور جب خمیر لگ گیا تو خمیر غالب آ جاتا ہے۔ اور بڑی سے بڑی چیز کو بھی آخر مغلوب کر لیتا ہے۔ خمیر لگنے کا مضمون بہت گہرا مضمون ہے۔ میں نے پہلے ایک دفعہ یا کئی دفعہ شاید بیان کیا ہے کہ اگر ایک سمندر بھی ہو اور اس میں تھوڑا سا خمیر ڈال دیں یعنی دودھ کا ایک سمندر بھی ہو تو وہ اس خمیر سے پھٹ سکتا ہے۔ اگر آٹے کا سمندر ہو تو ایک کونے میں تھوڑا سا خمیر ڈال لیں وقت لگے گا لیکن ہو نہیں ہو سکتا کہ وہ سارا سمندر خمیر نہ ہو جائے (الفضل ربوہ- 13 جولائی 98ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصراللہ خاں

قسط دوم

# قوم و وطن اور انسانیت کے لئے

# پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی عظیم سائنسی خدمات

## اسلامک سائنس فاؤنڈیشن

○ جیسا کہ آپ جانتے ہیں مسلم ممالک اپنی نفری اور دولت کے باوجود وقت کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے مغربی ممالک سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں مسلم اقوام کی عظمت اور شوکت کا راز اس بات میں پنہاں ہے کہ اپنا دینی تشخص قائم رکھتے ہوئے وہ سائنسی اور تکنیکی میدان میں بھی آگے بڑھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ تاکہ مسلم معاشرے سے جہالت' افلاس' بے انصافی اور کاہلی کا خاتمہ کرنے میں مدد مل سکے۔

لاہور میں منعقدہ اسلامی کانفرنس 1974ء کے موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام نے "اسلامک سائنس فاؤنڈیشن" کے قیام کی تجویز پیش کی۔ ڈاکٹر عبدالغنی رقمطراز ہیں۔

"سلام نے یہ تجویز پیش کی اس فاؤنڈیشن کا قیام اعلیٰ سطح پر ٹیکنالوجی اور سائنس کی ترقی کو اپنا ہدف بناتے ہوئے اسلامی ملکوں کی مدد سے عمل میں لایا جائے فاؤنڈیشن کی سرپرستی اسلامی ممالک کریں۔ فاؤنڈیشن قطعی طور پر غیر سیاسی ہو اور خالصتاً سائنسی ہو۔ اسے مسلم ممالک کے چوٹی کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین چلائیں۔"

## دنیا بھر کی خدمت

○ ڈاکٹر عبدالسلام کامیابیوں کے زینے متواتر طے کرتے چلے گئے یہاں کہ 1964ء میں جب کہ وہ سائنس کی دنیا میں ایک عبقری کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے۔ انہیں ٹریسٹ (اٹلی) میں انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔ اس طرح کے سنٹر کی تجویز دراصل ڈاکٹر سلام کے ذہن میں بہت پہلے سے موجود تھی۔ اور ان کی شدید خواہش تھی کہ یہ سنٹر پاکستان میں کھولا جائے ڈاکٹر عبدالغنی اس بارے میں لکھتے ہیں۔

1963ء میں سلام نے صدر ایوب سے درخواست کی کہ حکومت پاکستان میں اس سنٹر کے قیام کی منظوری دے۔ سلام کی موجودگی میں صدر ایوب نے ٹیلیفون پر اپنے وزیر خزانہ سے اس سلسلہ میں مشورہ مانگا تو انہوں نے جواب دیا کہ "جناب پروفیسر دنیا بھر کی سائنسی کمیونٹی کے لئے ایک بین الاقوامی ہوٹل قائم کرنا چاہتے ہیں نہ کہ پاکستان میں کوئی نظریاتی طبیعات کا سکول۔

درست ہی فرمایا تھا ایک شاعر نے کہ ۔

ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

لیکن پروفیسر عبدالسلام کا یہ جذبہ صادق ضائع نہ گیا اور اطالوی حکومت نے یہ فراخدلانہ پیش کش کر دی کہ پروفیسر سلام کا مجوزہ سنٹر ٹریسٹ شہر میں کھولا جائے اس طرح اس مرکز نے 1964ء میں اپنا شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالسلام کی انتظامی صلاحیتوں اور کوششوں کو ڈاکٹر عبدالغنی یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

"سلام نے بے حد محنت' جذبہ صادق اور سچی لگن کے ساتھ اس مرکز کو چلایا ہے۔ انہوں نے اپنی منفرد شخصیت وسیع اور گہری سائنسی دلچسپی' تبحر علمی ہر موضوع کو گرفت میں لینے کی بے پناہ صلاحیتوں' علمی اقتصادی' سیاسی اور مذہبی امور پر گرفت (جن پر انہوں نے بڑی آسانی اور اتھارٹی سے لکھا ہے) اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں دنیاؤں کے لوگوں کے بارے میں گہری اور صحیح واقفیت کی بدولت اپنے آپ کو اس ذمہ داری کا ہر طرح سے اہل ثابت کر دیا ہے۔ اور وہ آج دنیائے سائنس کے متفقہ لیڈر ہیں۔"

یاد رہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے اس عظیم کارنامے کی وجہ سے آپ کو 1968ء میں "ایٹم برائے امن" انعام دیا گیا اور اس موقع پر پڑھے جانے والے مضمون میں اعتراف کیا گیا کہ

"آپ نے ایک بڑی انتظامی ذمہ داری سنبھال کر اقوام عالم کی کوششوں اور خیالات کی راہنمائی کرنے اور انہیں ایک خاص نصب العین پر مرتکز کرنے میں مدد دی ہے۔"

## صدی کی سب سے بڑی سائنسی کامیابی

○ اٹلی کا بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات ICTP کا قیام ڈاکٹر عبدالسلام کی کتنی بڑی کاوش اور کامیابی ہے اس کے متعلق معروف علمی اور سائنسی شخصیت ڈاکٹر انیس عالم کے مضمون "ڈاکٹر سلام کی یاد میں" مطبوعہ دی نیشن 29- نومبر 1996ء کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

"سلام نے سائنس کی دنیا میں جو کام کیا اس کو بے شمار لوگوں نے تسلیم کیا ہے۔ پچھلی جنوری میں جب ان کی 70 ویں سالگرہ منائی جا رہی تھی۔ اس موقع پر یورپین فزیکل سوسائٹی کے صدر پروفیسر ہروگ شوپر نے ڈاکٹر سلام کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا۔ "فزکس کے لئے آپ کی عظیم خدمات کو وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جا چکا ہے اور انہیں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ یقیناً آپ کی سائنسی کامیابیوں کے علاوہ انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس ICTP کا قیام اس صدی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

"قائداعظم یونیورسٹی میں طبیعات کے معروف اور علم دوست پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق ایک مضمون لکھا جو انگریزی اخبار نیوز کے 29- جنوری 1997ء کے شمارہ میں صفحہ 6 پر شائع ہوا۔ اس میں پروفیسر ہود بھائی لکھتے ہیں۔

"سلام اٹلی کے شہر Trieste میں بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات ICTP قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اٹلی کی بجائے پاکستان میں کیوں نہیں؟ وجہ صاف ظاہر ہے۔ پاکستان نے کوئی دلچسپی نہ ظاہر کی۔ لیکن اٹلی اس مرکز کا خواہشمند تھا اور اس کے لئے خطیر رقم خرچ کرنے پر تیار تھا۔ آج آئی سی ٹی پی عمارتوں کا ایک پھیلتا ہوا سلسلہ ہے جہاں پر پچاس سے زائد ترقی پذیر ممالک کے سائنسدان تحقیقی کام کے لئے باقاعدگی سے حاضر ہوتے ہیں۔ پاکستانی سائنسدان ایک ہزار سے زائد مرتبہ قیام کر چکے ہیں۔"

## اعدادو شمار کا ذکر۔ دنیا بھر کی خدمت

○ انگریزی روزنامہ ڈان نے اپنی 22- نومبر 1996ء کی اشاعت میں ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر جو اداریہ لکھا اس میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے علم و فضل اور ٹریسٹ مرکز کے ذکر میں یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

"درحقیقت ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ 1950ء سے ذراتی طبیعات کے میدان میں ہونے والی تقریباً ہر پیش رفت میں ان کا حصہ ہے ان کو دنیا بھر سے ایوارڈ اور اعزازی ڈگریاں ملیں لیکن غالباً ڈاکٹر عبدالسلام کو سب سے زیادہ تکمیل خواہش ٹریسٹ میں تھیوریٹکل فزکس کے بین الاقوامی مرکز کی تخلیق میں حاصل ہوئی جو انہوں نے ایک ادارہ کی شکل میں قائم جہاں ترقی پذیر ممالک کے سائنسدان ترقی یافتہ ممالک کے سائنسدانوں کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔ 1964ء میں اس کے آغاز سے لے کر گذشتہ برس تک اس مرکز نے یہاں پر آنے والے چالیس ہزار سے زائد سائنسدانوں کو تحقیق کے میدان میں تربیت دی ہے۔ جو چیز انہیں اپنے ہم عصروں سے ممتاز کرتی تھی وہ ان کا انسانیت کے لئے گہرا احساس تھا۔"

## شمع ہر رنگ میں جلتی ہے

○ انگریزی اخبار "دی نیوز" مورخہ 22- نومبر 1996ء میں ایک مضمون بعنوان "ڈاکٹر عبدالسلام۔ پاکستان کا ایک عبقری اور سرمایہ افتخار" شائع ہوا ہے۔ اس میں ڈاکٹر صاحب کے کام کے معمول اور جذبہ کا یوں ذکر ہے۔

"ٹریسٹ (اٹلی) وہ اپنے کام کا آغاز صبح ساڑھے آٹھ بجے کرتے اور دوپہر کے کھانے کے لئے معمولی سے وقفہ کو چھوڑ کر گیارہ بارہ گھنٹے کے بعد اپنے کام کا اختتام کرتے۔ ان کے دوست کہا کرتے تھے کہ ان کے باتھ روم میں بھی ایک میز کتابوں سے لدی پڑی رہتی ہے۔ انہیں کام کے علاوہ کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔"

## تیسری دنیا کی خصوصی خدمت

○ نظریاتی طبیعات کے بین الاقوامی مرکز واقع (ٹریسٹ اٹلی) کے بعد ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک اور زبردست کارنامہ سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالغنی اس سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں تیسری دنیا کی بڑھتی ہوئی درماندگی پر عبدالسلام کے کرب اور ان کی تڑپ کا اظہار صرف ان کی سربراہی میں قائم نظریاتی طبیعات کے بین الاقوامی مرکز۔ اس کی روزافزوں ترقی اور اس کے تیسری دنیا میں سائنس کے مختلف النوع منصوبوں کی شکل میں ہی نہیں ہوا۔ ان کا دردمند دل انہیں یہ مستقل باور کراتا رہا کہ دنیا کی دو تہائی آبادی کے لئے یہ مرکز اپنے کارکنوں کے بے مثال جانفشانی اور خلوص کے باوجود بھی ناکافی ہے۔ سلام کو اپنی منزل مقصود 1983ء میں "سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا" کی شکل میں ملی۔"

ڈاکٹر عبدالغنی لکھتے ہیں۔

"سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا" نظریاتی طبیعات کے مرکز کے بعد تیسری دنیا پر سلام کی دوسری بڑی عنایت ہے اس اکیڈمی نے تیسری دنیا میں سائنسی انقلاب کی ایک لہر پیدا کر دی ہے اور سلام کی اس سے جذباتی وابستگی اس بات کی ضامن ہے کہ یہ لہر ہر آن بڑھتی ہی چلی جائے گی۔

روزنامہ دی نیشن کا اداریہ مورخہ 24- نومبر 1996ء متذکرہ اداریہ کا ایک حصہ ملاحظہ کیجئے۔

"نہ صرف پاکستان بلکہ تیسری دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی سائنسی ترقی سے متعلق ان کی فکر مندی اس امر سے ظاہر ہوتی ہے کہ 1983ء میں انہوں نے "سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا" کی بنیاد رکھی۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے کئی بار پاکستان آکر یہاں پر لمبا قیام کیا اور مختلف حکومتوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ سائنس کی اہمیت کا ادراک کریں اور ملک میں سائنسی تحقیق کے ادارے قائم کرنے کے لئے زیادہ رقم مختص کریں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی معروضات پر کان نہیں دھرا گیا اور زبانی یقین دہانیوں کے باوجود کبھی بھی کوئی ٹھوس پروگرام نہیں کیا گیا۔"

## برطانوی اخبار گارڈین کا۔ خراج تحسین

○ بحوالہ جنگ مورخہ 27- نومبر 1996ء پاکستان "نوبیل" انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر عبدالسلام شمال اور جنوب کے درمیان پل بنے ہوئے تھے۔ برطانوی اخبار گارڈین نے ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے دنیا بھر کے ترقی پذیر ممالک میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس کے فروغ کے لئے کام کیا۔"

## ہم سخن فہم ہیں......

○ خاکسار کو حال ہی میرے ایک نہایت ہی محترم اور مہربان دوست نے لندن سے گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر کے جناب ایچ' ایس ورک کے ایک نہایت ہی قیمتی اور مفصل مضمون کی فوٹو کاپی ارسال کی ہے جس کا عنوان ہے "عبدالسلام نامی عبقری" یہ مضمون ایک وسیع انگریزی میگزین "کرنٹ سائنس" میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کا ایک حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ تھرڈ ورلڈ اکیڈمی (سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا) کی بنیاد چالیس عالمی شہرت یافتہ سائنسدانوں کے ایک گروپ نے جس میں تیسری دنیا کے نو نوبیل لاریٹ شامل تھے۔ 1983ء میں ٹریسٹ کے مقام پر رکھی۔ 1987ء اور 1988ء کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام خود تیسری دنیا کے بہت سے ممالک میں گئے اور مختلف سربراہان سے ملاقات کی جنہوں نے مدد کا وعدہ کیا۔

جناب ایچ ایس ورک متذکرہ بلند پایہ مضمون کو ان عقیدت بھرے الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

اگر ٹریسٹ اپنے سن آغاز 1964ء سے لے کر سال ہا سال سے تیسری دنیا کے سائنسدانوں کی امید و آرزو کی آماجگاہ بن گیا ہے تو پنجاب کے ذہین و فطین فرزند اور نوبیل لاریٹ عبدالسلام کے لئے تیسری دنیا کے سائنسدانوں کے لئے "اوتار" کا کردار ادا کرنا مقدر ہو چکا تھا۔ اللہ اپنے بندے پر رحمت نازل فرمائے۔)

## ہم نے ہر حال میں تیرا افسانہ کہا

○ ڈاکٹر عبدالسلام وطن عزیز پاکستان اور پاکستان کے مسلم برادر ممالک کی ترقی اور وقار کے لئے کتنے کوشاں اور آرزومند رہتے تھے۔ اس سلسلہ میں کچھ حوالے مختصراً پیش کئے جاتے ہیں۔

سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ڈاکٹر منیر احمد خان کا ڈاکٹر سلام کے متعلق ایک مضمون روزنامہ 'آج کل' مورخہ 30۔ نومبر 1996ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کے آغاز میں آپ لکھتے ہیں۔

بہت کم پاکستانیوں نے پروفیسر عبدالسلام کی طرح پاکستان کا وقار بڑھایا ہے۔ وہ نہ صرف پاکستان کے سب سے بڑے سائنسدان تھے بلکہ شائد اس صدی کے دوران مسلم ممالک میں پیدا ہونے والے عظیم ترین سائنس دان بھی تھے۔"

روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ (انگریزی) نے ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق اپنی 23۔ نومبر 1966ء کی اشاعت میں ایک اداریہ لکھا۔ جس میں ان کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے مذکورہ اخبار لکھتا ہے۔

ان کی وفات سے پاکستانی سائنس بلکہ درحقیقت مسلم دنیا کی سائنس کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے کیونکہ وہ واحد سائنسدان ہے جن کی طبیعات میں خدمات کے لئے ہر جگہ عزت کی جاتی تھی۔

وطن عزیز کے معروف ماہر تعلیم اور ادیب پروفیسر خواجہ مسعود کا ایک مضمون ڈاکٹر عبدالسلام کے بارہ میں دی نیوز مورخہ 23۔ دسمبر 1996ء میں شائع ہوا۔ پروفیسر موصوف رقمطراز ہیں۔

"اسلامی ممالک کے لئے انہوں نے ایک کامن ویلتھ (دولت مشترکہ) کا خیال پیش کیا۔ انہوں نے مسلم ممالک کے بڑے بڑے حکمرانوں سے اپیل کی کہ یہ کوئی بے فائدہ خواب نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ اپیل صدا بصحراء ثابت ہوئی۔ جب سلام کا دماغ ریاضی کی مساوات حل کرنے میں مشغول ہوتا تھا اس وقت ان کا دل تیسری دنیا کے لوگوں کی غربت کا سوچ کر آٹھ آٹھ آنسو روتا تھا۔"

روزنامہ پاکستان مورخہ 5۔ دسمبر 1996ء میں جناب عبدالعزیز خالد کے مطبوعہ مضمون "وطن میں اجنبی" کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں۔

"علامہ مشرقی کے بعد یہ غالباً دوسرے نابغۂ روزگار سائنس دان ہیں جن کا قرآن سے شغف عشق کی حد تک بڑھا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں ان کے مضامین کا مجموعہ 'ارمان اور حقیقت' دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحب دل شخص عالم اسلام اور خصوصاً ارض پاکستان کی سائنسی علوم و معارف سے بے اعتنائی و محرومی پر رنجیدہ و دل گرفتہ نظر آتا ہے۔ وہ بار بار مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی پر آنسو بہاتا ہے۔ انہیں ان کے اسلاف کے عملی کارناموں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے یورپ کو اس کی گہری نیند سے جگایا اور احیائے علوم کے دور کا آغاز کیا مگر تاسف سے کہتا ہے کہ بیدارِ بخت دوسروں کو جگا کر خود خواب غفلت میں کھو گئے اور ایسے کھوئے کہ ابھی تک غنودگی کے عالم میں ہیں۔"

شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

الفت الفت' بیر بیر' کعبہ کعبہ' دیر دیر
ہم سے نفرت ہوش کر' اپنا اپنا غیر غیر

**نمایاں کامیابی** عزیزہ سلمانہ مبشر بنت مکرم ملک مبشر احمد صاحب واقفہ نو چک سدیو ضلع سیالکوٹ جو کہ جماعت چہارم کی طالبہ تھی اس نے بفضل تعالیٰ بورڈ کے امتحان میں آٹھویں جماعت کا امتحان 405 نمبر حاصل کرکے پاس کر لیا ہے۔ گویا یہ واقفہ نو ساڑھے دس سال کی عمر میں جماعت نہم میں داخل ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

**"مثالی وقار عمل واقفین نو گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ"** مورخہ 3۔ جون 98ء کو لینگویج سنٹر کے کمرہ میں مٹی ڈالنے کے لئے وقار عمل کیا گیا اس وقار عمل میں 10 واقفین نو نے مسلسل تین گھنٹے کام کیا وقار عمل کے بعد واقفین کی تواضع مشروب اور ٹافیوں سے کی گئی۔

(وکالت وقف نو)

مطالعہ فطرت

احمد مستنصر قمر

# "بھنورے" (BEETLES)

ایک اندازے کے مطابق زمین پر زندگی کی تقریباً 17 لاکھ پچاس ہزار اقسام پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے 60 فیصد حشرات الارض ہیں۔ اور ان حشرات الارض کا تیسرا حصہ بھنوروں کی مختلف اقسام پر مشتمل ہے۔ گویا زندگی کی مختلف اقسام کا 20 فیصد بھنوروں پر مشتمل ہے۔ نیچر کی اس حقیقت کا اعتراف ایک سائنسدان نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ "ہم انسانوں کی نہیں بلکہ بھنوروں کی دنیا میں رہ رہے ہیں۔"

ایک مشہور برطانوی نفسیات دان اور فلاسفر J.B.S.Haldane سے جب پوچھا گیا کہ نیچر کے مطالعے نے اسے خدا کے بارے میں کیا علم دیا تو اس نے جواب دیا کہ "اس ذات کو بھنوروں کے ساتھ نہایت درجے کی گہری محبت اور عقیدت ہے۔"

آج سے 250 ملین سال قبل (ایک ملین = دس لاکھ) کرہ ارض پر دیوہیکل جانور ڈائنوسار Dinosaure کی حکومت تھی۔ اس دور میں زمین پر درختوں اور پھولوں کی بے شمار اقسام نے جنم لیا۔ پھولوں کی مختلف اقسام کو زمین پر کثرت سے پھیلانے والے بھنورے ہی تھے۔ کیونکہ وہ حشرات الارض میں سے پھولوں پر انڈے دینے والوں میں سے پہلے تھے۔ یوں انہوں نے پھولدار پودوں کے عمل تولید میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

زندگی کے ارتقاء کا مطالعہ کرتے ہوئے بھنوروں کے ارتقائی سفر کی نہایت اہم کڑی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا ارتقائی سفر حیاتیاتی ارتقائی مطالعہ کی نہایت اہم شاخ ہے۔

ان کے جسم پر پائے جانے والا کچھوے جیسا خول ابتدا میں جسم کے اگلے حصے پر دو پروں کی شکل میں تھا۔ یہ پر رفتہ رفتہ مختلف علاقوں کے مشکل جغرافیائی حالات کے پیش نظر ایک موٹے خول کی شکل اختیار کر گئے۔ یہ خول ہوا اور زمین سے حاصل کردہ نمی کو اسٹور کرنے کا کام کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھنورے درختوں' چٹانوں' گہرے جنگلات اور سمندروں کے ساتھ ساتھ صحراؤں میں بھی کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ جہاں ان کا خول صبح صادق سے قبل جذب کی ہوئی شبنم کو اسٹور کر لیتا ہے۔ اور یوں تمام دن بھنورے کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

بھنورے کرۂ ارض کے حیاتیاتی توازن میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جانوروں کے فضلات' مردہ لاشوں' مردہ درختوں اور پودوں کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اور زندگی کی دوسری مفید قسموں میں تبدیل کرتے ہیں۔

انہیں آٹھ مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے

**1- Rover Beetles** یہ بہت تیز چلتے ہیں۔ ایک سیکنڈ میں تقریباً دو فٹ فاصلہ طے کرتے ہیں۔ پتوں کے ڈھیر میں اور پانی کے کنارے پائے جاتے ہیں۔ اپنے ساتھی حشرات الارض پر خطرناک حملہ کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی خوراک بناتے ہیں۔

**2- Scarab Beetle** یہ بہت خوبصورت رنگوں میں ملتے ہیں۔ ان میں سے خصوی اہمیت کے حامل کالے رنگ کے گوبر میں رہنے والے وہ ہیں جنہیں جسے قدیم مصری ابدی حیات کی علامت خیال کرتے تھے۔

**3- Darkling Beetle** یہ اندھیری جگہوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ صحراؤں میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مردار اور خشک گھاس پھونس پر گذارا کرتے ہیں۔ یہ ہر قسم کے ماخول میں اپنے آپ کو ڈھال لینے کی خصوصی صلاحیت رکھتے ہیں۔

**4- Woodboring Beetle**
ان کا جسم قوس قزح کے خوبصورت رنگوں کی طرح ایک سے زائد رنگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دنیا بھر کے جنگلوں میں درختوں میں سوراخ کر کے رہتے ہیں۔ یہ لکڑی کو سادہ اور کم پیچیدہ مادوں میں تبدیل کرتے ہیں۔ جس طرح بعض لوگوں کو ٹکٹیں اور سکے جمع کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھنوروں کو بھی جمع کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔

**5- Weevil Beetle** یہ فصلوں کے لئے تباہی کا پیغام ہیں۔ بیج اور تنے کو خصوصیت سے نشانہ بناتے ہیں۔ ایشیا میں ان کی ایک خاص قسم Giraffe پائی جاتی ہے۔

**6- Ground Beetle** یہ سیپیوں میں سے چھوٹے چھوٹے جانوروں کا گوشت نکال کر کھاتے ہیں۔ ان کی بعض قسمیں درختوں پر بھی رہتی ہیں۔

**7- Long Horned Beetle**
یہ لمبے لمبے سینگوں والے بھنورے مردہ پودوں اور زندہ جانوروں کو اپنی خوراک بناتے ہیں۔

**8- Leaf Beetle** یہ زندہ پودوں کے پتوں پر پلتے ہیں۔ ان کی بعض قسمیں فصلوں کو شدید تباہی و بربادی سے دوچار کرتی ہیں۔ فصلوں میں سے جڑی بوٹیوں کو ختم کرنے کا مفید کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی بعض اقسام خصوصیت کے ساتھ پھولوں پر انڈے دیتی ہیں۔

(National Geographic MagazineMarch-1998ء
مضمون بعنوان
"Planet of the Beetles"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد المالک

# انگلستان جانے والوں کے لئے ایک معلوماتی فیچر

## لندن کے قابلِ دید مقامات

برطانیہ' انگلستان' یونائیٹڈ کنگ ڈم اور ولایت ایک ہی ملک کے نام ہیں اس میں بہت سے بڑے بڑے شہر ہیں۔ جیسے مانچسٹر' برمنگھم' لیڈرز' بلیک پول' پرتھ وغیرہ برطانیہ کا بڑا اور مرکزی شہر لندن ہے جس میں دو بڑے ہوائی اڈے ہیتھرو اور گٹ وک ہیں۔ یہاں زمین پر اور زمین دوز ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ ہندوستان پر برطانیہ نے ایک سو سال تک حکومت کی ہے۔ آزادی کے بعد بھی ہمارے ملک کے بے شمار لوگ برطانیہ جاکر آباد ہوئے اور اکثر لوگوں کا اب بھی وہاں آنا جانا لگا رہتا ہے پاکستان کامن ویلتھ کا ممبر بھی ہے۔ وہاں پر جانے والے اکثر لوگ وہاں کے مختلف مقامات سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے انہیں مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اگر وہاں جانے والے کے پاس ملک کی پوری معلومات ہوں تو انسان بہت سہولت محسوس کرتا ہے۔

### لندن کے قابلِ دید

### مقدمات

○ نام مقام...... نزدیکی سٹیشن

پارلیمنٹ سکوائر...... ویسٹ منسٹر

ٹرافلگر سکوائر...... چیئرنگ کراس

ڈاؤننگ سٹریٹ...... ویسٹ منسٹر

بکنگھم پیلس...... گرین پارک

ہارس گارڈ...... ویسٹ منسٹر

مادام توساؤ...... بیکر سٹریٹ

برٹش میوزیم...... ٹوٹن ہم کورٹ روڈ

نیچرل ہسٹری میوزیم...... ساؤتھ کینسنگٹن

کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ...... کینسنگٹن ہائی سٹریٹ

میوزیم آف مین کائینڈ پیکاڈیلی سرکس

ہائیڈ پارک...... ماربل آرچ

ٹاور برج...... ٹاور ہل

ٹاور آف لندن...... ٹاور ہل

سینٹ پال کیتھڈرل...... سینٹ پال

ان مقامات کی سیر کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپ ایک دن کا ٹریول کارڈ خریدیں جو بسوں اور زمین دوز ریل گاڑی دونوں کے لئے ہے۔ یہ ٹریول کارڈ تین قسم کے ہیں جن کو علاقوں پر تقسیم کیا گیا ہے جسے زون کہتے ہیں۔ یہ کارڈ صبح ساڑھے نو بجے کے بعد کسی بھی ریلوے سٹیشن سے خریدے جاسکتے ہیں لیکن اگر آپ کا قیام سات دن کے قریب ہے اور روزانہ ہی گھومنے پھرنے جانا چاہتے ہیں تو بہتر ہے کہ آپ ایک ہفتہ والا ٹریول کارڈ خریدیں جو سستا ہے۔ ہفتہ بھر کا کارڈ خریدنے کے لئے آپ کو ایک عدد شناختی کارڈ سائز تصویر چاہئے ہوگی یہ کارڈ آپ کسی بھی سٹیشن سے خرید سکتے ہیں۔

### ڈاؤننگ سٹریٹ

○ وزیراعظم برطانیہ کی رہائش گاہ ہے اگر آپ اپنی سیر کا آغاز ویسٹ منسٹر سٹیشن سے کریں تو پہلے پارلیمنٹ ہاؤس اور بگ بین دیکھیں پھر پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے والی سڑک پر دائیں طرف ٹرافلگر سکوائر کی طرف جائیں۔

### ہارس گارڈ

○ یہ ملکہ کے گارڈز کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

### نیلسن کالم

○ سیدھے ٹرافلگر سکوائر چلے جائیں جہاں نیلسن کالم ہے وہاں سے پھر اسی راستے واپس آئیں اور گارڈز ہیڈ کوارٹرز کے گیٹ سے گذر کر سینٹ جیمز پارک سے گذر کر بکنگھم پیلس چلے جائیں۔

### بکنگھم پیلس

○ اس جگہ پر ملکہ کا قیام ہے یہاں ہر دوسرے روز گارڈز بدلنے کی تقریب ہوتی ہے۔

### مادام تساؤ

○ یہاں دنیا کے مشہور لوگوں کے موی مجسمے ہیں جنہیں دیکھ کر حقیقت کا گمان ہوتا ہے یہ ہر روز صبح دس بجے سے شام ساڑھے پانچ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ آپ کو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ دیکھنے میں لگے گا۔

### برٹش میوزیم

○ عجائب گھر کافی وسیع ہے اور تفصیل سے دیکھنے کے لئے کم از کم آدھا دن درکار ہوگا یہاں جانے کے لئے تین سٹیشنوں پر اتر سکتے ہیں۔ ٹوٹن ہم کورٹ روڈ رسل سکوائر اور مولبورن لیکن ٹوٹن ہم کورٹ روڈ سب سے نزدیک ہے سوموار سے ہفتہ تک دس بجے صبح سے شام پانچ بجے تک کھلتا ہے ہر اتوار کو ڈھائی بجے سہ پہر سے چھ بجے شام تک کھلتا ہے یہاں داخلہ مفت ہے۔

### نیچرل ہسٹری اینڈ سائنس

### میوزیم

○ یہ عجائب گھر سوموار سے ہفتہ تک صبح 10 بجے سے شام 6 بجے تک کھلتا ہے اور اتوار کو 11 بجے سے 6 شام تک داخلہ مفت ہے۔

### کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ

○ دولت مشترکہ کے ملکوں کا نمائندہ ادارہ ہے جہاں آپ کو تمام دولت مشترکہ کے ممالک کی ثقافت کا تعارف دیکھنے کو ملے گا اور یہاں بھی داخلہ مفت ہے سوموار سے ہفتہ تک صبح 10 بجے سے 5 بجے شام تک کھلتا ہے اتوار کو ڈھائی بجے سے 6 بجے شام تک کھلتا ہے۔

### میوزیم آف مین کائینڈ

○ یورپ اور امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک کی تہذیب کا عجائب گھر ہے سوموار تا ہفتہ صبح 10 بجے تا شام 5 بجے اور اتوار ڈھائی بجے سے شام 6 بجے تک کھلتا ہے۔ داخلہ مفت ہے۔

### ہائیڈ پارک

○ بہت بڑا پارک ہے اگر آپ ماربل آرچ سٹیشن پر اتریں اور ہائیڈ پارک میں داخل ہوں تو وہ مقام ہے جسے سپیکرز کارنرز کہتے ہیں جہاں اب بھی اتوار کو آپ کو مقررین نظر آئیں گے۔

### ٹاور برج

○ یہ لندن کا وہ پل ہے جو درمیان سے کھلتا ہے اس میں بھی اس کے کل پرزے کا عجائب گھر ہے روزانہ صبح دس بجے سے ساڑھے چھ بجے تک دیکھنے کا وقت ہے۔

### ٹاور آف لندن

○ جواہرات کا عجائب گھر ہے یہاں کوہ نور ہیرا بھی ہے اور دوسرے ہتھیار وغیرہ بھی۔

### سینٹ پال کیتھڈرل

○ یہاں کا سب سے بڑا چرچ ہے کافی وسیع ہے درمیان میں بہت بڑا گنبد ہے یہاں داخلہ مفت ہے۔

### کیو گارڈن

○ یہ بوٹینیکل باغ ہے سوموار سے ہفتہ تک صبح ساڑھے نو سے ساڑھے چھ بجے تک اور اتوار کو ساڑھے نو بجے سے آٹھ بجے شام تک کھلتا ہے نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کیو گارڈن ہے۔

### چڑیا گھر

○ نزدیکی ریلوے سٹیشن ریجنٹ پارک ہے صبح نو تا چار بجے تک کھلتا ہے یہ دنیا کا سب سے بڑا

باقی صفحہ 7 پر

---

بزرگان کا تعارف

# انگلستان میں جماعت احمدیہ کے پہلے مربی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریک پر اپنی زندگی کو خدمت دین کے لئے پیش کرنے والے انگلستان میں جماعت احمدیہ کے پہلے مربی حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب جوڑہ کلاں ضلع لاہور حال ضلع قصور میں 1887ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چوہدری نظام الدین صاحب ایک بہت بڑے زمیندار اور علاقہ میں گہرا اثر رکھنے والی شخصیت تھے۔ انہیں 1895ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کی سعادت ملی۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے 1899ء میں اپنے والد محترم کے ہمراہ قادیان آکر حضرت صاحب کی بیعت کی۔

جس روز آپ نے قادیان میں آکر بیعت کی اسی روز حضرت بانی سلسلہ کے صاجزادہ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کے عقیقے کی تقریب تھی۔ آپ نے میٹرک قادیان سے کیا پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم۔اے کیا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے آپ کو ذاتی تعارف و تعلق تھا۔ جن دنوں آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھ رہے تھے حضرت صاحب از راہ شفقت اپنی ہر نئی تصنیف شائع ہونے پر بذریعہ ڈاک آپ کو بھجوا دیتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ رات کے وقت تار دینے کی ضرورت پڑتی تو ان کو ہی بٹالہ بھجوایا کرتے تمبر 1907ء میں حضرت صاحب نے احباب جماعت کو دین کی خدمت کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو آپ نے بھی 25۔ ستمبر 1907ء کو حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا اور خود کو بطور واقف زندگی پیش کیا اس پر حضرت صاحب نے آپ کو جواباً تحریر فرمایا۔

"مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ تم نے اپنی زندگی (دین حق) کی راہ میں وقف کی خدا تعالیٰ استقامت بخشے"

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو تادم واپسیں اس دعائے استقامت سے فیض یاب ہونے کی توفیق ملی۔ سکول میں چھٹی جماعت کے انگریزی کے استاد کے طور پر خدمت کا آغاز کرتے ہوئے جماعت کے پہلے مربی انگلستان کے منصب پر فائز ہوئے۔

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں میں تقاریر کیں۔ اخبارات و رسائل میں متعدد مضامین لکھے مختلف نظارتوں کے ناظر سے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ تک متعدد عہدوں پر فائز رہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے یہ فدائی اور مخلص جماعت احمدیہ کے سرخیل مورخہ 28۔ فروری 1960ء کو وفات پاگئے اور مقبرہ بہشتی میں ربوہ میں دفن ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایم- آر- جالب

# ایٹم بم کی تباہ کاریاں

ایٹم بم ایک دھماکے سے پھٹتا ہے' پھر چمک ہوتی ہے' لرزہ ہوتا ہے اور آخر کار خطرناک لہریں نکلتی ہیں۔

ایٹم بم انسانی جسم پر دو طرح سے اپنے خطرناک اثرات ڈالتا ہے'

1- ایٹمی شعاؤں کے ذریعہ یعنی Gamma Rays کے ذریعہ اور

2- Mechanical Force کے ذریعہ

یہ دونوں انسانی Tissues پر مختلف انداز سے اثرانداز ہوتے ہیں۔ ایٹم بم کے بعد یا ایٹمی تجربہ کے بعد مندرجہ ذیل عوامل چند لمحات ہی میں شروع ہو جاتے ہیں۔

(1) بے شمار Gamma Rays بہت بڑی مقدار میں سب اطراف میں پھیل جاتی ہیں۔

(2) ایٹمی گیسز کا اخراج جو کہ انتہائی گرم درجہ حرارت پر نکلتی ہیں انسانی جلد کو جلا کر رکھ دیتی ہیں۔

(3) بہت تیز آگ جو کہ ایٹمی دھماکہ سے نکلتی ہے ایک لہر بنا کر چاروں اطرف میں پھیلنا شروع کر دیتی ہے۔ انہیں Shock waves کہتے ہیں یہ Shock waves اتنی طاقت ور اور خطرناک ہوتی ہیں کہ جو کچھ بھی جاندار یا غیر جاندار ان کے راستے سے چار میل کے فاصلے تک آتا ہے اسے بری طرح تباہ کر دیتی ہیں۔

(4) Gamma Rays گاما لہریں یہ ایٹمی دھماکے کے بعد 4 میل سے دور کے فاصلے کی چیزوں کی خبر لیتی ہیں۔ انسان کرسیوں پر دفتروں میں بیٹھے بیٹھے آرام سے موت کی نیند سو جاتے ہیں۔ یہی ایٹمی دھماکے کی میڈیکل نقطہ نظر سے انتہائی خوفناک حرکت ہے۔

(یاد رکھیں کہ X-Rays بھی یہی اثر انسانی جسم پر ڈال سکتی ہیں۔ لیکن وہ صرف بجلی سے پیدا ہوتی ہیں نہ کہ ایٹمی توانائی سے)

چند لمحات میں یہ Shock Wave اور Gamma Wave انسانی اجسام کے Tissues پر بڑی خطرناک تبدیلیاں رونما کر دیتی ہیں۔

## Gamma Rays کے اثرات

انسانی Tissues بہت چھوٹے چھوٹے خلیوں سے مل کر بنتے ہیں جنہیں صرف خوردبین کے ذریعہ ہی دیکھا جا سکتا ہے انہیں Cells کہتے ہیں۔ اگر ایٹمی دھماکے کا ایک انسانی خلیے پر اثر سمجھ لیا جائے تو سارے جسم پر اس کے تابکاری اثرات سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

## خلیوں کی تقسیم پر اثر Cell Division

ایٹمی لہریں ان خلیوں کی مکمل موت واقعہ کر دیتی ہیں لیکن اگر کوئی خلیہ زندہ بھی بچ جائے تو وہ تقسیم نہیں ہو سکتا' جو کہ اس کی زندگی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ یہی مرکزی نکتہ ہے جو سمجھنے کے قابل ہے۔

اب ہم انسانی جسم کے مختلف اعضاء پر علیحدہ علیحدہ ان مضر اثرات کا ذکر کرتے ہیں۔

**Blood خون پر اثرات** انسانی خون سفید اور سرخ جسیموں سے مل کر بنا ہے' لہٰذا جہاں تقسیم ہی متاثر ہو وہاں خون پر بھی سب سے پہلے اثر پڑتا ہے۔

جو لوگ ایٹمی دھماکے کے بعد بچ جاتے ہیں ان میں خون کی شدید کمی واقعہ ہو جاتی ہے اور یہ دو طرح ہوتی ہے۔

سفید جسیموں کی کمی- Leucopenia

سرخ جسیموں کی کمی- Anaemia

خون کی کمی سے انسانی جسم پر بڑے بڑے Infections (بیماریوں) کا حملہ شروع ہو جاتا ہے۔

**Digestive system نظام ہاضمہ پر اثرات** معدہ سے لے کر بڑی آنت کے آخری سرے تک اندرونی جھلی جھلس جاتی ہے کوئی چیز نہ انسان کھا سکتا ہے اور نہ ہی ہضم ہوتی ہے۔ متلی' الٹی' دست' آنتوں سے خون' آنتوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

**Skin چمڑی پر اثرات** انسان کی چمڑی تو سب سے پہلے جلتی اور جھلتی ہے کیونکہ یہ انسان کا بیرونی خول ہے لہٰذا Gamma Rays چمڑی کی Germinal Layer کا خاتمہ کر دیتی ہیں چمڑی نئے خلیے بنا ہی نہیں سکتی۔ اور پرانے جھلس چکے ہوتے ہیں لہٰذا چمڑی پر بڑے بڑے آبلے اور السر Ulcer نمودار ہو جاتے ہیں آخر کار چمڑی بالکل اپنے سب کاموں سے ناکارہ ہو جاتی ہے پسینہ آتا ہی نہیں اور ماحول میں شدید گرمی ہوتی ہے لہٰذا فوراً موت واقعہ ہو جاتی ہے۔

**آنکھوں پر اثرات** آنکھ کے سامنے والا حصہ Cornea اور اس کے بعد Lens عدسہ ختم ہو جاتے ہیں' Lens میں فوراً موتیا ہو جاتا ہے۔

**جنسی غدود پر اثرات** ان میں سب سے خطرناک تبدیلی رونما ہوتی ہے یہ تبدیلی دو طرح سے ہوتی ہے۔

1- پہلی تو وہی بنیادی تبدیلی یعنی خلیوں کی تقسیم کے عمل کا فوراً رک جانا ان اعضاء کی بھی Germinal Layer تباہ ہو جاتی ہے لہٰذا خلیوں کی تقسیم کا عمل بالکل رک جاتا ہے۔

2 خلیوں کے مرکز Neucleus میں موجود Genes میں اس طرح کی تبدیلی واقعہ ہوتی ہے کہ اگر انسان بچ بھی جائے۔ تو آئندہ یا تو بے اولاد رہے گا یا اگر اولاد پیدا بھی ہوئی تو معذوری کے امکان کو خارج القیاس نہیں تصور کیا جا سکتا۔

**کینسر Cancer** ایٹمی تابکاری کے اثرات کے بعد کئی انسانی جسم کے حصوں کے خلیات کے Genes میں ایسی تبدیلی بھی رونما ہو جاتی ہے کہ وہ تیزی سے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور آخر کار Cancer کی شکل اختیار کر لیتے ہیں ان میں چمڑی کا کینسر' ہڈیوں کا کینسر' انتڑیوں اور معدے کے کینسر شامل ہیں۔

جو شخص یا جاندار ایٹمی تابکاری سے بچ بھی جاتا ہے وہ بھی "خلیات کی تقسیم کے رکاؤ" کا شکار ہو ہی جاتا ہے اس دوران اس کی موت نہ بھی واقعہ ہو تو بھی اس کا مستقبل اس حقیقت پر منحصر ہے کہ اس کو Gamma Rays کتنی دیر تک لگتی رہی ہیں۔ اور اس کے اعصاب کتنے متاثر ہوتے رہے ہیں۔

**نوٹ۔** Gamma Rays سے کوئی چیز بچ نہیں سکتی۔ لیکن چند افراد اسے برداشت کر لیتے ہیں' انہیں بھی نارمل عملی زندگی میں آنے کے لئے کئی ماہ درکار ہوتے ہیں۔

★......★......★......★

---

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ

# افغانستان میں نئی پیش رفت

افغانستان کی خانہ جنگی کے دوران بے شمار دفعہ یہ کوشش کی گئی کہ کسی طرح اس ملک میں جو تباہی و بربادی ان کے اپنے لوگوں کے ہاتھوں لائی جا رہی ہے اسے ختم کیا جا سکے کئی ملکوں کے سفارت کاروں نے اس سلسلے میں اپنی کوششیں کیں لیکن نتیجہ ہمیشہ صفر ہی رہا۔ دونوں دھڑوں یعنی طالبان اور شمالی اتحاد کے درمیان مذاکرات بھی ہوتے رہے اور خوں ریز جنگیں بھی۔ اور آخر کار ہر کوشش بے کار و بے سود ثابت ہوتی رہی۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان اور ایران نے مل کر پھر ایک دفعہ کوشش شروع کی ہے کہ کسی طرح اس بے فائدہ خانہ جنگی کو ختم کرایا جا سکے اور اسی سلسلے میں ایران اور پاکستان دونوں ملکوں کا ایک مشترکہ وفد جو کہ اعلیٰ افسران پر مشتمل ہے شمالی اتحاد کے ہیڈ کوارٹر مزار شریف طالبان کے مرکز قندھار میں دونوں دھڑوں سے گفت و شنید کر رہا ہے۔ اور دونوں دھڑے اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ وہ اس مشترکہ وفد سے بات چیت پر آمادہ ہیں۔ مشترکہ وفد کا فائدہ یہ ہے کہ اب یہ دونوں ملک افغانستان میں دونوں دھڑوں کو یہ یقین دلا سکیں گے کہ وہ افغانستان کی خانہ جنگی میں غیر جانبدار ہیں اور ان کا مقصد صرف اور صرف اس تباہی و بربادی کو ختم کرانا ہے اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

یہ ایک بہت بڑی پیش رفت ہے لیکن فی الحال اس کو خفیہ رکھا جا رہا ہے اور جتنی بھی پارٹیاں ان مذاکرات میں حصہ لے رہی ہیں وہ مکمل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اسلام آباد میں نہ ہی پاکستانی وزارت خارجہ اور نہ ہی ایرانی سفارت خانہ اس نئی پیش رفت کے سلسلے میں کوئی بات کرنے کو تیار ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طالبان' شمالی اتحاد' ایران اور پاکستان سب پر ہی یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ افغانستان میں کبھی بھی کسی کی ہار یا جیت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سب پارٹیاں گفت و شنید کے ذریعے اس گھمبیر صورت حال سے نکلنے پر آمادہ نظر آتی ہیں۔ ایران کی پالیسی میں ایک تبدیلی آچکی ہے اور وہ جان چکا ہے کہ طالبان کو اب کسی طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا اس لئے اسے طالبان سے گفت و شنید کرنی ہی پڑے گی۔ ایران کے نئے صدر خاتمی کے آنے کے بعد پالیسی کو کافی آگے بڑھایا گیا ہے۔ افغانستان کی خانہ جنگی نے جس بری طرح سے ایران پاکستان تعلقات کو اور وسطی ایشیا کے سارے علاقے میں کسی قسم کی سیاسی اور اقتصادی پیش رفت کو متاثر کیا ہے وہ سب پر واضح اور عیاں ہو گئی ہے اس لئے ایران اور پاکستان کی موجودہ کوشش بہت خوش آئندہ ہے۔

طالبان پر بھی یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ کابل پر قبضہ اور ملک کے 80 فی صد علاقہ پر قبضہ کے باوجود وہ اس جنگ کو نہیں جیت سکتے۔ مزار شریف پر قبضہ کے بعد جس طرح ان کو وہاں سے فرار ہونا پڑا وہ حادثہ ان کے لئے کافی تکلیف دہ تھا اور اس کے بعد وہ ابھی تک شمالی اتحاد کے کسی علاقہ پر قبضہ کرنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ اس کے علاوہ اب پاکستان بھی ان کو صلح جوئی پر آمادہ کرنے میں پیش پیش ہے جس سے موجودہ صورت حال وقوع پذیر ہوئی ہے۔ سعودی عرب بھی طالبان کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ انہیں شمالی اتحاد اور ایران سے مصالحتی بات چیت کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ تمام دنیا بھی اسی بات کی خواہش مند ہے کہ یہ خانہ جنگی بند ہونی چاہئے خاص طور پر امریکہ جو کہ وسطی ایشیا کے تیل کے ذخائر سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور افغانستان میں امن قائم کئے جانے کے بغیر امریکہ کے یہ خواب کبھی بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اس نئی پیش رفت میں اس کا بھی بھرپور حصہ ہے۔ امریکہ کا ایک وفد بل رچرڈسن کی سربراہی میں طالبان سے مل چکا ہے۔ اس وفد کو طالبان نے یقین دہانی کرائی کہ وہ اس سلسلے میں پاکستان سے متفق ہیں کہ اس مسئلے کو مذاکرات سے حل کیا جائے۔ رچرڈسن نے بھی اپنے اس دورے کو کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کامیابی میں پاکستان کے مثبت کردار کا بہت بڑا حصہ ہے۔

سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ ایران اور پاکستان دونوں نے اپنی اپنی انا کو ترک کر کے آپس میں تعاون کی راہ نکالی ہے اور خدا کرے کہ وہ اس میں کامیاب ہوں کیونکہ اس میں ہی افغانستان پاکستان اور ایران سب کا بھلا ہے سیاسی طور پر بھی اور اقتصادی طور پر بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## شکریہ احباب اور درخواست دعا

مکرم میجر (ر) منیر احمد فرخ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

○ ہماری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ (مرحوم) کی وفات پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے اندرون و بیرون ملک سے ہمارے ساتھ تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ مرحومہ کی ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اس موقعہ پر بھی اہل ربوہ نے ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔ احباب جماعت کی یہ ہمدردی ہمارے غمگین دلوں کو ڈھارس دے گئی۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام احباب کی خدمت میں فرداً فرداً تہہ دل سے تحریری شکریہ ادا کریں۔ مگر ہمارے لئے فی الحال ممکن نہیں کہ دل ابھی تک حزیں ہیں۔

اب اخبار الفضل کے ذریعہ ہم تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی درخواست گزار ہیں کہ وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہماری والدہ محترمہ کے بلندی درجات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

## ایک احمدی کا اعزاز

○ محترمہ نسیم سعید صاحبہ لکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے محمود سعید صاحب ریجنل ڈائریکٹر الائیڈ انجینئرنگ اینڈ سروسز اسلام آباد ابن محمد سعید احمد کا نام انٹرنیشنل Whos Who آف بزنس پروفیشنلز 1998ء میں شامل کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے امریکی حکومت کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ آف کامرس نے بھی متواتر 1996ء اور 1997ء میں عزیزم کو بہترین پاکستانی بزنس پروفیشنل کا اعزاز دیا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو مزید دینی دنیاوی کامیابیاں نیکی تقویٰ ایمان اور صحت و تندرستی عطا فرمائے آمین۔

## نصاب مرکزی امتحان

## سہ ماہی سوم 1998ء مجلس

## انصار اللہ پاکستان

○ 1۔ ترجمہ کلام الٰہی۔ پارہ نمبر 17 نصف آخر
2۔ کتاب لیکچر لدھیانہ از حضرت مسیح موعود
3۔ کتاب ربوبیت باری تعالیٰ۔ از حضرت مصلح موعود

زعماء سے درخواست ہے کہ یہ نصاب ہر ناصر تک پہنچائیں۔ امتحان ماہ ستمبر 1998ء میں منعقد ہوگا۔
قائد تعلیم مجلس انصار اللہ۔ پاکستان

## درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا پتے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ انکی صحت کاملہ و مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## سانحہ ارتحال

○ محترمہ مکرمہ خالدہ ظفر صاحبہ زوجہ مکرم ملک ظفر احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 11۔ جون بروز جمعرات بوقت بارہ بجے وفات پاگئیں۔ اگلے روز بیت الاقصیٰ میں بعد نماز جمعہ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید اعجاز عباس رضوی صاحب نے دعا کروائی۔

آپ مکرم حافظ حامد علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی مکرم ڈاکٹر محمد اعظم صاحب آف لاہور کی بیٹی اور مکرم ماسٹر غلام احمد کھوکھر کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## تحریک جدید کی برکت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کے سال نو کے اعلان کے موقع پر فرمایا

"آپ حیران رہ جائیں گے کہ جماعت کتنی ترقی کر چکی ہے"

"ساری جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ دو دو آنے دینے والوں کو خدا نے ایسی برکت دی ان کی اولادوں کی کایا پلٹ کے رکھ دی اگر وہ یاد رکھیں کہ کیوں آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں تو پھر ان کو سمجھ آجائے گی کہ یہ وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔ نومبر 96ء)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے جملہ مخلصین جماعت تحریک جدید کے میدان میں اپنی قربانیاں مسابقت کی روح کے ساتھ اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید)

## کفالت یتامیٰ

### اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

### مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

بقیہ صفحہ 5

چڑیا گھر ہے۔

عام طور پر لوگ انہی مقامات کو دیکھتے ہیں مزید معلومات برٹش ٹورسٹ بورڈ کے دفاتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں اور اس سلسلہ میں معلوماتی پمفلٹ کسی بھی سٹیشن سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

## لندن شہر سے باہر

○ اگر آپ برطانیہ کے مختلف شہروں میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ یہاں کوچ (بس) کا کرایہ ریل کے کرایہ سے ساٹھ فیصد کم ہے بلکہ تقریباً 70 فیصد کم ہے واپسی ٹکٹ اور ایک طرف کے ٹکٹ میں معمولی فرق ہوتا ہے مثلاً اگر ایک طرف کا کرایہ 26 پونڈ ہے تو آنے جانے کا کرایہ اسی جگہ 27 پونڈ ہے جیسے یہاں "ریٹرن ٹکٹ" کہتے ہیں اور ریٹرن ٹکٹ تین ماہ کے لئے ہوتا ہے۔ اور آپ دو تین مقامات پر جانا چاہتے ہیں تو بہتر ہوگا کہ آپ "پہلے اوور ریز کارڈ" خریدیں اس پر آپ کو 30% فیصد رعایت ملے گی اور بعض صورتوں میں 50 فیصد یہ کوچز لندن کے سب سے بڑے ریلوے سٹیشن "وکٹوریہ" سے ملک کے تمام حصوں کے لئے چلتی ہیں اور آرام دہ ہوتی ہیں۔ وزیٹر کارڈ خریدنے کے لئے آپ اپنا پاسپورٹ ساتھ لے کر جائیں۔

اگر ریل پر سفر کرنا ہو تو جمعہ اور ہفتہ کے روز سفر کریں تو کرایہ کم لگتا ہے اور ریل پر بھی ایک طرف کے کرایہ پر اور واپسی کے کرایہ میں معمولی فرق ہے اس کا ریٹرن ٹکٹ ایک ماہ کے لئے ہوتا ہے۔

اگر آپ فیملی کے ساتھ ہیں (دو بالغ اور دو بچے) تو آپ برٹش ریل کے سٹیشن سے فیملی کارڈ خرید سکتے ہیں جس کی قیمت پندرہ پونڈ ہے اس کے بعد آپ کو ٹکٹ خریدنے کے لئے 34 فیصد کم ادا کرنے پڑیں گے اور 5 سال کی عمر سے نوازئیدہ بچوں تک کا کرایہ صرف ایک پونڈ ادا کرنا پڑے گا اس طرح اندرون ملک جہاں بھی جی چاہے سفر کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب تو لوگ لاکرز خالی کر رہے ہیں۔ حکومت کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ اس طرح تو ڈاکے پڑ سکتے ہیں۔ شہزاد جہانگیر نے کہا کہ گھروں میں ڈاکو لوٹ کر لے جاتے ہیں اور دولت بنکوں میں رکھیں تو حکومت ڈاکہ ڈال لیتی ہے چیف جسٹس نے دریافت کیا۔ پھر کونسا راستہ بہتر ہے؟

# خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 15- جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ
16- جولائی غروب آفتاب 17-7
17- جولائی طلوع آفتاب 12-5

## عالمی خبریں

**بھارتی وزیر دفاع** نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر اقوام متحدہ کی ثالثی سے حل نہیں ہو سکتا۔ 50 سال پرانا یہ مسئلہ بہت بگڑ چکا ہے۔ عالمی ادارے کی قرار داد کے تحت مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پاکستان نے 1947ء میں کشمیر کے ایک حصہ پر قبضہ کیا اور اسے خالی نہ کر کے قرارداد کی خلاف ورزی کی ہے۔

**اقوام متحدہ** کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے آزاد اور با اختیار عالمی عدالت کے قیام کی مخالفت کرنے والے 10 ممالک کو ایک خط میں کہا ہے کہ وہ اس کی مخالفت چھوڑ دیں' عدالت کے قیام کی تجویز کو کئی ممالک کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ امریکہ 'روس' چین' عراق' نائیجیریا اور انڈونیشیا عالمی عدالت کے قیام کی مخالفت کر رہے ہیں۔

**امریکہ** کے محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ پاکستان کی جوہری آزمائشوں کے بعد اس پر لگائی گئی پابندیوں کی وجہ سے پاکستان کے ساتھ مشترکہ فوجی مشقیں ملتوی کر دی گئی ہیں۔

**طالبان** نے صوبہ فاریاب پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنرل رشید دوستم کے کمانڈر جنرل محمد یوسف کو اس کے 60 ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ طالبان نے فیض آباد اور دولت آباد میں اپریشن کے دوران اسلحہ کے بھاری ذخائر پر بھی قبضہ کر لیا ہے جنرل دوستم نے تازہ فوج روانہ کر دی ہے۔

**ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر** علی اکبر ناطق نوری نے کہا ہے کہ امریکہ' ایران کے ساتھ نفسیاتی جنگ چھیڑنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان جنگ بند کر کے شمالی اتحاد سے مذاکرات کریں۔

**مقبوضہ کشمیر** میں خونریز جھڑپوں کے دوران ایک افسر سمیت 14- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ بھارتی فوج نے امرناتھ یاترا کی کامیابی کے لئے وسیع اپریشن شروع کر دیا ہے۔ 11- مجاہدین بھی شہید ہو گئے ہیں۔

**روانڈا** میں باغیوں نے 134 افراد کو قتل کر کے لاشوں کو آگ لگا دی۔ یہ افراد ٹی وی پر ورلڈ کپ فٹ بال کا فائنل میچ دیکھ رہے تھے۔ کہ باغیوں نے بندوقوں اور کلہاڑیوں سے حملہ کر دیا۔ متعدد افراد جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

**سلامتی کونسل** نے اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ بیت المقدس کی حدود میں اضافے کا منصوبہ فوری طور ختم کر دے۔

**برازیل** کے صدر نے ایٹمی معاہدوں پر دستخط کر دیئے ہیں اور کہا ہے کہ "ایٹم بم نہیں چاہتے" اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ برازیل کا اقدام آنے والی نسلوں کے لئے تحفہ ہے دوسری اقوام بھی پیروی کریں۔ امریکی صدر کلنٹن نے کہا کہ امریکی سینٹ بھی معاہدہ کی توثیق جلد کر دے۔ برازیل کے دستخط قابل تعریف ہیں۔

**روس اور جاپان** اس ماہ کے آخر میں مشترکہ بحری مشقیں کریں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## ملکی خبریں

**وزیر اعظم** میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قرضہ مشروط کرنا بلیک میلنگ ہے۔ پاکستان حالیہ اقتصادی بحران پر قابو پانے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ پاکستان کے خلاف بیرونی سطح پر کوئی بھی سازش کی گئی تو اس کا پورا جواب دیا جائے گا۔ اس معاملہ میں کسی کے ساتھ تمیز نہیں برتی جائے گی۔ 28- مئی کے تاریخ ساز فیصلے کے بعد سازشوں میں مصروف شرپسند عناصر کو شرمندگی اٹھانے پڑے گی۔ قومی مفادات کو ہر شے پر ترجیح دیں گے۔ پاکستان امن پسند ملک ہے۔ ہمارے کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں۔ بیرون ملک پاکستانی خود انحصاری فنڈ میں دل کھول کر عطیات دیں۔

**برطانوی عدالت** نے سرے محل کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی ہے۔ آصف زرداری ہی مالک ہیں۔ تصدیق ہو گئی ہے۔ یہ حکم احتساب بیچ کی درخواست پر جزیرہ مین کی ہائی کورٹ نے جاری کیا ہے۔ خرید و فروخت روکنے کے لئے حکم کی نقل زرداری کو جیل میں فراہم کر دی گئی ہے۔

**محترمہ بے نظیر بھٹو** نے کہا کہ طاقت کے استعمال اور اختیارات کے ارتکاز سے پاکستان کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ریٹائرڈ فوجی افسروں بیورو کریٹوں۔ صنعتکاروں اور بعض ایڈیٹروں پر مشتمل گروپ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے۔ کراچی میں اپریشن کیا جائے۔ صوبوں کو مطمئن کرنے کے لئے نیا نظام لانا ہو گا۔ لوگ مجھے سندھ کارڈ استعمال کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔

**آئی ایم ایف** پاکستان کو قرضہ دینے کا فیصلہ نہیں کر سکا مزید غور ہو گا۔ حال ہی میں پاکستان کا دورہ کرنے والے عالمی ادارے کے ڈائریکٹر نے قسط جاری کرنے کی سفارش کی ہے۔ مالیاتی فنڈ کے ایک ارب 60 کروڑ ڈالر کے ایسا سمجھوتے کے تحت پاکستان کو 10 سال تک اس قرض پر سود نہیں ادا کرنا ہو گا۔

**سپریم کورٹ** نے کہا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ ایمرجنسی سے وفاقی اکائیوں کے حقوق تو متاثر نہیں ہوتے۔ حکومت کا اصل مسئلہ غیر ملکی اکاؤنٹس تھے۔ اس پر سابق فاروق لغاری کے وکیل شہزاد جہانگیر نے کہا تو پھر مالیاتی ایمرجنسی لگائی جا سکتی ہے۔


**استعمال شدہ اشیاء برائے فروخت**
مندرجہ ذیل اشیاء برائے فروخت موجود ہیں
• ڈائننگ ٹیبل فولڈنگ شیشم اعلیٰ کوالٹی
• آرام کرسیاں سٹیل فولڈنگ
• آرام کرسیاں آہنی • سینٹر ٹیبل
• سائیڈ ٹیبل • روم کولر اٹلس سپر ڈیلیکس
رابطہ: فون: 211811
دارالصدر شمالی (بعد از عصر)

**خدمت کا ایک اور اعزاز**
عزیزوں اور مریضوں کیلئے خوشبو بھرا تحفہ
فلاور بُوکے - تازہ پھولوں کا گلدستہ
گفٹ پیکنگ کے سپیشلسٹ
گفٹ سنٹر گولبازار ربوہ

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium کمپیوٹرز Network
اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری ☆ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز - رضوان فوڈز - تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا
• بیسن • دلیہ • چنے • کمل سرسوں اور تیل سرسوں
فون 212307
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ

**اسامیاں خالی ہیں**
وارثیرز کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو اپنی مصنوعات بہائی سوپ، منٹھار سوپ اور دوسرے کیمیکلز کی سپلائی کے لئے، نیز سیکیورٹی کیلئے موزوں، دیانتدار اور محنتی افراد کی ضرورت ہے۔ درج ذیل کوائف کے حامل خواہشمند افراد اپنی درخواستیں صدر جماعت / امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے فیکٹری یا ہیڈ آفس میں مورخہ 22-7-98 تک پہنچا دیں اور انٹرویو کے لئے 23-7-98 کو فیکٹری میں یا 24-7-98 کو ہیڈ آفس میں تشریف لائیں۔ انٹرویو پر آنے والوں کو کوئی T.A D.A وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔

| نام آسامی | تعداد | تعلیمی قابلیت | تجربہ |
|---|---|---|---|
| 1- سیلز مینجر | 1 | MBA یا اسکے مساوی | 15 سال |
| 2- سیلز مین | 5 | FA یا ″ | 5 ″ |
| 3- گن مین | 2 | مڈل (ریٹائرڈ فوجی اور اپنا لائسنس رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی) | |

ایڈریس: فیکٹری: 3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد ☎: 0438-531522
ہیڈ آفس: 16 امیکلوڈ روڈ اسلم آرکیڈ III فلور لکشمی چوک لاہور ☎ FAX 0438-531523 042-{732 5579 / 732 5580


پیسٹ بیرون